Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ — ہفتہ ۱۴۱۰/۱۱ھ ۲۶ ہجرت ۱۳۶۹ ہش

۲۶ مئی ۱۹۹۰ء — نمبر ۱۱۸

قرآن کریم کی پاک اور کامل تعلیم

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرینِ مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالےٰ کے اُس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالےٰ کا فعل نظر آتا ہے۔ ضرور ہے کہ خدا تعالےٰ کی سچّی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے، نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے۔ ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے۔ اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچّی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے اور سچّا قولِ الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہیں۔ ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔"

(چشمۂ مسیحی صـ ۱۲-۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت — تین روپے پچاس پیسے

۲۶ ہجرت ۱۳۶۹ ہش — ۲۶ مئی ۱۹۹۰ء

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تسلسل

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی اس روز تو صرف چالیس بابرکت افراد نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کی لیکن پھر یہ سلسلہ چل پڑا اور دور و نزدیک سے ایک ایک دن میں ہزارہا افراد جماعت میں شامل ہوتے رہے اور جماعت آگے بڑھتی رہی۔ ہر قسم کے حالات میں سے گزرنے کے باوجود جماعت کا قدم آگے ہی کی طرف رہا۔

پھر ایک وقت آیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو اس بات کی اطلاع دی کہ حضور کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ لاکھوں افراد جنہوں نے حضور کی بیعت کی ہوئی تھی اور جو حضور کو اپنی جاں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس اطلاع پہ غمگین ہوئے۔ چنانچہ ان کی اس فطری غمگینی پر حضور نے فرمایا "سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔

اس طرح حضور نے فرمایا "اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا"۔

اسی تسلسل کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر ارشاد ربانی کے مطابق حضور کے جانشین کا انتخاب ہوا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی حضور کے جانشین منتخب ہو گئے۔

اسی تسلسل کو بہتر طریق پر قائم رکھنے کے لئے اور اس کے استحکام کے پیش نظر قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے ایک کمیٹی کی تشکیل دی اور فرمایا کہ اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے جانشین کا انتخاب یہ کمیٹی کیا کرے گی چنانچہ تیسرے اور چوتھے جانشین کا انتخاب اس کمیٹی کے ذریعہ ہوا اور آئندہ بھی خدا نے چاہا تو یہی کمیٹی انتخاب کیا کرے گی اللہ تعالیٰ اپنی منشاء اسی کمیٹی کے ذریعہ ظاہر فرمایا کریگا اور جماعت کا تسلسل جاری رہے گا۔

خدا کرے یہ تسلسل رہے قیامت تک
خدا کرے کہ ہمیشہ ہم ایک جان رہیں
خدا کی ذات رہے مطمح نظر اپنا
اسی کا جلوہ ہر اک دل میں میہمان رہے

——— ابو الاقبال

ہو کے پابندِ سلاسل جو سُبک رفتار ہے
اس کے اخلاص و محبت کا عجب معیار ہے

اپنی دستارِ فضیلت پر رہے نازاں خرد
اعتبارِ عشق جدّو جُہدِ گیر و دار ہے

ہم جلا دیتے ہیں اپنی سانس سے چاروں طرف
مَوت کا ہر وار اپنی ذات پر بیکار ہے

یہ ہے دو طرفہ محبّت کی حقیقی داستاں
جس کا مَیں دِلدار ہوں میرا وہی دِلدار ہے

وہ نہ سُن پائے ہوں شائد میری آوازوں کا شور
اُن کی باتوں میں مری ہر بات کا انکار ہے

اس تسلسل سے عیاں ہے اک دلیلِ زندگی
راستی کا، یہ دلیلِ زندگی، معیار ہے

قافلہ از خود چلے تو ہے ہجومِ مردماں
قافلہ کی جانِ عظمت قافلہ سالار ہے

اس کی کرنوں سے جِلا ملتی ہے عرش و فرش کو
یہ کلام اللہ کیسا حاملِ انوار ہے

دَولتِ ہر دو جہاں ہیں اسکے اسرار و رموز
ان سے جو عاری ہے وہ سب سے بڑا نادار ہے

ہم نسیم اس راہ پہ چلتے رہیں گے رات دن
سب سے بڑھ کر صاف ہے، سیدھی ہے، اور ہموار ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پُر معارف اور شیریں منظوم کلام

اَوصافِ قرآن مجید

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوداعی نظم

امام جماعت احمدیہ (الثالث) سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جب بغرض تعلیم (۱۹۳۴ء میں) انگلستان تشریف لے گئے تو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے یہ دعائیہ اشعار ارشاد فرمائے۔

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

والی بنو امصارِ علومِ دو جہاں کے
اے یوسفِ کنعان خدا حافظ و ناصر

ہر علم سے حاصل کرو عرفانِ الٰہی
بڑھتا رہے ایمان خدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خدا حافظ و ناصر

ہر بحر کے غوّاص بنو لیک بایں شرط
بھیگے نہیں دامان۔ خدا حافظ و ناصر

سر پاک ہو اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سبحان خدا حافظ و ناصر

محبوبِ حقیقی کی "امانت" سے خبردار
اے حافظِ قرآن خدا حافظ و ناصر

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء صلا)

اللہ میاں کا خط

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوّت قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا
اُستانی جی پڑھاؤ جلدی مجھے سیپارہ

پہلے تو ناظرے سے آنکھیں کروں گی روشن
پھر ترجمہ سکھانا جب پڑھ چکوں میں سارا

مطلب نہ آئے جب تک کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے اپنا ہرگز نہیں گذارا

یا ربّ تُو رحم کر کے ہم کو سکھا دے قرآں
ہر دُکھ کی یہ دَوا ہو ہر دَرد کا ہو چارا

دل میں ہو میرے ایماں سینے میں نورِ فرقاں
بن جاؤں پھر تو سچ مچ میں آسماں کا تارا

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے یہ نظم اپنی صاحبزادی مریم صدیقہ کی زبان سے لکھی تھی جب وہ چھوٹی سی تھیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت فضل عمر کی ذاتِ بابرکات سے احباب جماعت واقف ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

کا عشقِ قرآن

حافظ محمد صدیق

حضرت حکیم مولوی نورالدین امام جماعت احمدیہ (الاوّل) ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن بھیرہ ہے۔ آپ کو حصولِ علم کی خاطر ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ اس غرض سے بلادِ عرب میں مکہ اور مدینہ بھی تشریف لے گئے۔ تحصیل علم کے بعد ہندوستان میں بطور مدرس کام کرنے کے علاوہ آپ کو ایک عرصہ تک مہاراجہ جموں و کشمیر کے شاہی طبیب کے طور پر کام کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ جماعت احمدیہ میں آپ کو جو ممتاز مقام حاصل ہے اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنی تقریر آئینۂ جمال میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ جو غیر منقسم ہندوستان کے مشہور ترین علماء اور قابل ترین اطباء میں شمار کئے جاتے تھے انہوں نے بیعت کا سلسلہ شروع ہوتے ہی پہلے نمبر پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی اور پھر حضور پر ایسے گرویدہ ہوئے کہ اپنا وطن چھوڑ کر قادیان میں ہی دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات پر جماعتِ احمدیہ کے پہلے (امام) بنے۔ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار ایسا شاندار اور ایسا بلند تھا کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے ایک جگہ ان کے متعلق فرمایا ہے کہ "وہ میرے پیچھے اس طرح چلتے ہیں۔ جس طرح کہ انسان کے ہاتھ کی نبض اس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے۔"

(آئینۂ کمالات۔ صفحہ ۵۸۶)

پھر آپ کی اطاعت کا ایک قابل رشک واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی اسی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دلی سے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو کسی کام کے تعلق میں قادیان کے پتے پر ایک تار دلوائی اور تار لکھنے والے نے یہ الفاظ لکھ دیئے "بلا توقف دلی پہنچ جائیں" اس وقت حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے روزمرہ کے کام میں مصروف تھے۔ اس تار کے ملنے پر آپ فوراً وہیں سے اٹھ کر بغیر اس کے کہ گھر جائیں یا سفر کے لئے گھر سے کوئی خرچ منگوائیں یا بستر ہی تیار کرائیں یا اور ضروری سامانِ سفر ساتھ لیں۔ قادیان کے اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور جب کسی نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا۔ حضرت آپ اس طرح بغیر کسی سامان کے لمبے سفر پر جا رہے ہیں! تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ امام نے بلایا ہے کہ "بلا توقف آجاؤ" اس لئے اب میرا ایک منٹ کے لئے بھی رکنا جائز نہیں۔ اور میں جس طرح بھی ہو ابھی جا رہا ہوں۔ خدا نے بھی آپ کے اس توکل کو غیر معمولی قبولیت سے نوازا چنانچہ رستہ میں ہی غیبی طریق پر سارے انتظامات بلا روک ٹوک ہوتے چلے گئے اور آپ اپنے امام کی خدمت میں بلا توقف حاضر ہو گئے۔"

پھر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ وہی حضرت مولوی نورالدین صاحب ہیں جن کی نیکی اور تقویٰ اور علم اور فراست اور محبت اور عقیدت اور قربانی کو دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے\
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو کہ امت کا ہر فرد نوردین بن جائے اور یقیناً ایسا ہی ہو اگر ہر (انسان) کا دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

علمی قابلیت کا تذکرہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی علمی قابلیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب آئینہ کمالات... میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور احادیث و تفسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں۔ ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت سی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔"

(ماخوذ از مقدمہ مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۸)

حضور کی تصنیفات کا ذکر

آپ کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو کھڑا ہو گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کے الفاظ نہایت دلربا۔ خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والوں کو شراب طہور پلاتی ہیں۔ اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے۔ پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں۔ ہم ان میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے وہ تمام سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے کہ اس نے تمام کمی و زیادتی کا احاطہ کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و براہین کے رستوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر فوقیت لے گئی ہیں۔"

قرآن کریم سمجھنے کیلئے معاون کتب کا تذکرہ

پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیفات کا مطالعہ قرآن کریم سمجھنے کے لئے ضروری قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن شریف کے عقدوں کو حل کرے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کے اسراروں پر واقف ہو تو اس کو چاہیئے کہ ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل ہیں جس کو ذہین طالب تلاش کرتا ہے۔ ان کے ریحان کی خوشبو دلوں کو فریفتہ کرتی ہے ان کی شاخوں میں کثرت سے میوے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں اور اس میں کوئی لغویات نہیں سنائی دیتی اور پاکوں کے لئے مہمانی ہے۔ ان میں سے ایک کا نام فصل الخطاب اور ایک کا نام تصدیق براہین احمدیہ ہے۔"

ملکہ قرآن دانی

حضرت بانی جماعت احمدیہ آئینہ کمالات... میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ملکہ قرآن دانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقانِ حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے بلاشک وہ مشکواۃ نبوت کے انوار سے منور ہے اور اپنی پاک طینی اور شان مردی کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے۔ وہ ایک عجیب و غریب مرد ہے اس کے ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں۔ اس کے ایک ایک رشحہ کے ساتھ فکروں کے مشرب پھوٹتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے

باقی صفحہ ۶ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
قیمت ۸/- ، ۱۵/-

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۸/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
NASIR ناصر

شامیانے۔ قنات
کنٹینر۔ دری وغیرہ

نیو نشیمن ٹینٹ سروس

ہر قسم کی تقریبات کیلئے
دن رات سروس

زیر انتظام: داؤد مظفر (بھولا)
طارق مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

سرکن اور اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ملک، نھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق) کنار، واہ اور چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں (ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب فرمائیں)

لاہور:۔ پاکستان میڈیکوز لوئر مال
فیصل آباد:۔ جاوید کیوریٹو شفاخانہ حیوانات نزد پل ستیانہ روڈ
کراچی:۔ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روٹ نمبر ۵ لانڈھی
راولپنڈی:۔ جرمن ہومیو لیبارٹریز بوہڑ بازار
ملتان:۔ زکریا میڈیکل سٹور بیرون لوہاری گیٹ
سیالکوٹ:۔ الرحمٰن ہومیو دواخانہ بالمقابل مغل محل سینما ڈسکہ روڈ
بھکر:۔ حبیب میڈیکل سٹور ریلوے روڈ
تھرپارکر ضلع:۔ نواز میڈیکل سٹور جھڈو نزد پوسٹ آفس ضلع تھرپارکر
رحیم یار خان:۔ رحمٰن میڈیکل سٹور کچی منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور / کراچی
ہیڈ آفس ربوہ
فون: ۷۱، ۶۰۶

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ۷۳۹۹۷
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
برانچیں
کراچی:۔ فون نمبر ۲۱۳۲۵۱
لاہور:۔ 1-D-3 گلشن راوی
ملتان:۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین:۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان:۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ:۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص : مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۳۱۳۳
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

پیارے امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں محبّت بھرا

سلام ـــــ اور ـــــ درخواست دُعا

محتاج دُعا:۔ شیخ نثار احمد و اہل خاندان ابن شیخ محمد شریف صاحب
سمن آباد ـــــ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۵ سے آگے

عطا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ خیر الواہبین ہے۔"

آپ کے عشقِ قرآن کے چند نمونے

آپ کو قرآن کریم سے بے حد عشق تھا۔ اور آپ اس عشق میں ہمہ وقت سرشار رہتے تھے۔ چنانچہ اس کیفیت کا اظہار آپ کے درج ذیل اقوال سے ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

۱۔ "مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔"

(بدر ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۷ کالم ۳)

۲۔ "قرآن شریف کے ساتھ مجھکو اس قدر محبت ہے کہ بعض وقت تو حروف کے گول گول دوائر مجھے الفِ محبوب نظر آتے ہیں اور میرے منہ سے قرآن کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور میرے سینہ میں قرآن کا ایک باغ لگا ہوا ہے۔ بعض وقت تو مَیں حیران ہو جاتا ہوں کہ کس طرح اس کے معارف بیان کروں۔"

(بدر ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء ص ۳ کالم ۲)

۳۔ "قرآن میری غذا میری تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور مَیں جب تک اس کو کئی بار مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا۔ بچپن سے میری طبیعت خدا نے قرآن شریف پر تدبر کرنے والی بنائی ہے۔ اور میں ہمیشہ دیر دیر تک قرآن شریف کے عجائبات اور بلند پروازیوں پر غور کیا کرتا ہوں۔"

{ترجمۃ القرآن (پارہ اٹھائیسواں) ص ۶ الہ
از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی}

۴۔ "مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے۔ قرآنِ مجید میری غذا ہے میں سخت کمزور ہوتا ہوں قرآنِ مجید پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے۔"

(الحکم جلد ۱۵ ۱۹۱۱ء ص ۹ کالم ۱)

(۵) "مَیں نے قرآن کریم بہت پڑھا ہے اور اب تو میری غذا ہے۔ اگر آٹھ پہر مَیں خود نہ پڑھوں اور نہ پڑھاؤں اور میرا بیٹا میرے سامنے آکر نہ پڑھے تو مَیں اس کا وجود بھی نہیں سمجھتا۔ سونے سے پہلے وہ آدھ پارہ مجھے سنا دیتا ہے۔ غرض مَیں قرآن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ وہ میری غذا ہے۔"

(الحکم جلد ۱۹ ۱۹۱۵ء ص ۲)

۶۔ "میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں مَیں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔"

(بدر ۲ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۱ کالم ۲)

آپ کے درسِ قرآن کا نقشہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کے درس کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ درس (بیت) اقصیٰ میں ہوا کرتا تھا اور اوائل زمانہ میں کبھی کبھی خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بھی اس درس میں چلے جایا کرتے تھے (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) کے درس میں اعلیٰ درجہ کی علمی (تشریح) کے علاوہ واعظانہ پہلو بھی نمایاں ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کا قاعدہ تھا کہ رحمت والے واقعات کی تشریح کر کے نیکی اور انابت الی اللہ کی رغبت دلاتے اور عذاب والے واقعات کے تعلق میں دلوں میں خشیت اور خوف پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ اور آپ کا درس بے حد دلچسپ اور ہر طبقہ کے لئے موجبِ جذب و کشش ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے علم کا ایک کثیر حصہ بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ ہی کی تشریحات اور انکشافات پر مبنی ہے۔ اور آپ کے درس میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک وسیع سمندر ہے جس کا ایک حصہ موجزن ہے اور دوسرا ساکن اور عمیق اور اس میں سے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق پانی لے رہا ہے۔ درس کے دوران میں بعض دفعہ سوال بھی کیا کرتے تھے اور (حضور) ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ ہر سوال کا جواب دیتے تھے اور مخاطب کے مذاق اور حالات کے پیشِ نظر کبھی کبھی کوئی نہ کوئی لطیفہ بھی بیان کر جاتے تھے۔" (الفضل ۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

حضرت مولوی نور الدین صاحب قادیان میں تاحیات قرآن کریم اور حدیث شریف کے درس کا مقدس فریضہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ اکثر اوقات آپ اس کی تلاوت اور اس کے معارف بیان کرنے میں معروف رہتے۔ آپ کے درس القرآن کے بیان فرمودہ نوٹس (۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۲ء تک) کتابی شکل میں بھی موجود ہیں۔ جس تعہد، ذمہ داری اور شوق سے آپ قرآنی معارف کا وعظ فرماتے اور فکرمند رہتے۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں:

"دوسری بات جس کے لئے کئی وقت مَیں گھبراتا ہوں یہ ہے کہ مجھے دن میں پانچ وقت وعظ کرنا پڑتا ہے۔" (خطبہ عید الفطر ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اس اجمال کی وضاحت کرتے ہوئے ایڈیٹر البدر لکھتے ہیں کہ

"(حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) تین درس صبح عورتوں کو دیتے ہیں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآنِ شریف کا درس ہوتا ہے۔"

(خطباتِ نور ص ۴۰۹)

سیدنا حضرت فضلِ عمر کو بھی حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) سے علوم قرآن کے اخذ کرنے کے سلسلہ میں شرف تلمذ حاصل رہا۔ چنانچہ سیدنا حضرت فضلِ عمر حضرت مولوی نورالدین صاحب کے بہترین طریقِ تدریس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مَیں جب (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل) سے قرآنِ شریف اور بخاری پڑھا کرتا تھا تو آپ نے آدھ آدھ سپارہ روز پڑھا کر دو ماہ میں سب ختم کرا دیا۔ مَیں جب کچھ پوچھنا چاہتا تو فرماتے۔ میاں! گھر جاکر سوچ لینا۔ دوسرے پڑھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اگر مَیں کوئی سوال کرتا تو فرماتے میاں! اٹھو ادھر آکر بیٹھو۔

غرض اس طرح پڑھانے کے بعد فرمایا جو علم نوردین کو آتا تھا، پڑھا دیا۔ اس کے اندر ایک نکتہ تھا اور وہ یہ کہ ایک (انسان) کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ترجمہ پڑھ لے اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ باقی جو علوم ہیں وہ تو خدا کے سکھانے سے آتے ہیں۔ ان کے متعلق اسے اپنے طور پر کوشش کرنی چاہیئے اگر (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل) کی بتائی ہوئی باتوں کو لکھ رکھتا تو آج ان اعتراضوں کے جواب کہاں سے لاتا جو (احمدیت) پر ہو رہے ہیں۔ کیا انہوں نے ہمیشہ زندہ رہنا تھا۔ نہیں۔ اس لئے انہوں نے وہ گُر مجھے بتا دیا جو ان کے بعد بھی میرے کام آنے والا تھا۔" (الفضل ۳ نومبر ۱۹۵۴ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاوّل کو قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عشق تھا کہ بوقت وصال آپ نے اپنے بیٹے عبدالحی کو بلوا کر احبابِ جماعت کو جو الوداع کہی اس میں بھی درسِ قرآن کریم اور درسِ حدیث کو ہمیشہ جاری رکھنے کی جماعت کو نصیحت فرمائی۔ آپ کی وصیت آخر میں اس دعا کے ساتھ قارئین کے پیش خدمت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ (الاوّل) کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کی وصیت کے مطابق عمل کی توفیق بخشے۔

آخری وصیت

"تم کو مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کی کتاب کو پڑھنا، پڑھانا اور عمل کرنا۔ مَیں نے بہت کچھ دیکھا پر قرآن جیسی چیز نہ دیکھی بیشک یہ خدا کی کتاب ہے۔ باقی خدا کے سپرد۔"

(الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

CERAMIC DECALS PRINTERS
SP
SHARP
PRINTING
WORKS
244-MAIN MARKET, RIWAZ GARDEN,
LAHORE-1, PAKISTAN
PHONE: 63485-222291

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے
مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۶۰

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور
صحت کیلئے
قیمت -/۵ روپے فی شیشی

نور نظر
اولاد نرینہ کے لئے
تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۴۰

زد جام عشق
موتی و کستوری والا
نمبر ۱
مکمل کورس -/۵۰۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے
لذیذ اور مفید چورن
قیمت -/۵، -/۱۰، -/۲۰

قند شفاء
نزلہ، زکام کھانسی کیلئے
مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی -/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون: دکان ۔ ۵۳۸ رہائش ۔ ۳۳۸

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
احباب کی خدمت کیلئے اب عمدہ مٹھائی بھی دستیاب ہے نیز تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے
رحمٰن بیکرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون ۳۳۰

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون: گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

رابعہ زری ہاؤس
PHONE :- ۶۱۶۴۷۴
سلمہ ستارہ اور
کڑھائی کا بہترین مرکز
نیز مشینی کڑھائی کا بھی بہترین کام کیا جاتا ہے
گلی نمبر ۵، انارکلی بازار
فیصل آباد

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱۱½ بجے
شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔
خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

مشرق ہو یا مغرب
شمال ہو یا جنوب
جہاں بھی ہوائی جہاز جاتا ہے
ہماری خدمات حاضر ہیں

air masters

ایمپریس ہاؤس نزد ریلوے ہیڈ کوارٹر
۲۸۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور
مینجر:۔ سید ظہیر احمد شاہ
ٹیلی فون ۲۱۲۸۶۱

---

visit
BOBBY
Shoes
for
• Children Shoes Of All Kindes
PH: 876598 • GARMENTS • TOYS PH: 876598 • LADIES SOFTEES & Chapples
• JEWELLERY PH: 876269

20/C D-1 LIBERTY MARKET GULBERG III
LAHORE (Pakistan)
☎ 871702 - 874015

---

visit
CLIFTON
SHOES
for
Gents Shoes of All Kinds
3/25 Commercial Zone
LIBERTY MARKET
Gulberg III
Lahore
PAKISTAN
Phone: 875730

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) اور خدمتِ قرآن عظیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت فضل عمر کو مختلف رنگوں میں خدمت قرآن کی غیر معمولی توفیق حاصل ہوئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ابتداء میں آسمان احمدیت پر ابھرتے ہوئے اس ستارہ کی طرف اپنوں اور غیروں کی نظریں اس وجہ سے اٹھنی شروع ہوئی تھیں کہ آپ کی زبان و قلم سے قرآن مجید کے معارف اس طرح بیان ہوئے تھے جو کسی نوعمر نوجوان کی استعداد سے کہیں بڑھ کر تھے اس کے ساتھ ہی اگر یہ امر بھی مدنظر رکھا جائے کہ بچپن میں آپ کی صحت کی کمزوری کے پیش نظر آپ کی تعلیم کا زیادہ اہتمام نہیں ہو سکا تھا تو معارف قرآنی کا بیان اور بھی غیر معمولی بات بن جاتی ہے۔ حضرت فضل عمر اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے تین ماہ میں قرآن مجید اور دو ماہ میں بخاری شریف کی تعلیم مکمل کی تھی اور وہ اس طرح کہ آپ کے استاد حضرت مولانا نور الدین خود جلد جلد پڑھتے جاتے تھے اور ان کا یہ عظیم شاگرد صرف سن کر ہی علم حاصل کر رہا ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق اور عرصہ تعلیم اتنا کم اور مختصر ہے کہ اس میں تو کسی علم کی بنیادی باتیں سیکھنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ قرآن و حدیث کے معارف و مطالب سیکھ لئے جائیں۔ حضرت فضل عمر اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے اور ایسے علم کا مدعی جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کر دوں تو جو اس کا جی چاہے کہے۔ ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلہ میں ٹھہر سکے۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۵۳)

اسی طرح ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

"حضرت (مولانا نورالدین) کی زندگی کا واقعہ ہے کہ منشی فرزند علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں تم سے قرآن پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت ان سے میری آتنی واقفیت بھی نہ تھی۔ میں نے عذر کیا مگر انہوں نے اصرار کیا۔ میں نے سمجھا کہ کوئی منشاء الٰہی ہے آخر میں نے ان کو شروع کرا دیا۔ ایک دن میں انہیں پڑھا رہا تھا کہ میرے دل میں بجلی کی طرح ڈالا گیا کہ آیت (البقرہ) ۱۳۰ سورۃ بقرہ کی کلید ہے اور اس سورۃ کی ترتیب کا راز اس میں رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سورہ بقرہ کی ترتیب پورے طور پر میری سمجھ میں آگئی۔"

قرآن مجید سے گہری وابستگی اور قلبی لگاؤ اور قرآنی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے تو آج تک نہ کوئی ایسی کتاب دیکھی اور نہ مجھے کوئی ایسا آدمی ملا جس نے مجھے کوئی ایسی بات بتائی جو قرآن کریم کی تعلیم سے بڑھ کر ہو یا قرآن کریم کی کسی غلطی کو ظاہر کر رہی ہو یا کم از کم قرآن کریم کی تعلیم کے برابر ہی ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے وہ علم بخشا ہے جس کے سامنے تمام علوم ہیچ ہیں۔

چودہویں صدی علمی ترقی کے لحاظ سے ایک ممتاز صدی ہے۔ اس میں بڑے بڑے علوم نکلے۔ بڑی بڑی ایجادیں ہوئیں اور بڑے بڑے سائنس کے عقدے حل ہوئے مگر یہ تمام علوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔"

(الفضل ۳۰ جون ۱۹۳۹ء)

حضرت فضل عمر اپنی شہرہ آفاق تقریر "سیر روحانی" میں فرماتے ہیں۔

"پس اے دوستو! میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان خزانے سے تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ دنیا کے تمام علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ دنیا کی تمام تحقیقاتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اور دنیا کی تمام سائنس اس کے مقابلہ میں اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی جتنی سورج کے مقابلہ میں ایک کرم شب تاب حقیقت رکھتا ہے۔ دنیا کے علوم قرآن کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔ قرآن ایک زندہ خدا کا زندہ کلام ہے اور وہ غیر محدود معارف و حقائق کا حامل ہے۔ یہ قرآن جیسے پہلے لوگوں کے لئے کھلا تھا اسی طرح آج ہمارے لئے کھلا ہے...... آج جبکہ دنیا کے علوم میں ترقی ہو رہی ہے یہ پھر بھی کھلا ہے بلکہ جس طرح دنیوی علوم میں آج کل زیادتی ہو رہی ہے اسی طرح قرآنی معارف بھی آج کل نئے سے نئے نکل رہے ہیں...... ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا...... یہی وہ خزائن ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے تقسیم کئے اور یہی وہ خزائن ہیں جو آج ہم تقسیم کر رہے ہیں۔ دنیا اگر حملہ کرتی ہے تو پرواہ نہیں وہ دشمنی کرتی ہے تو سو بار کرے وہ عداوت و عناد کا مظاہرہ کرتی ہے تو لاکھ بار کرے۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم بے شک ہمارے سینوں میں خنجر مارے جاؤ۔ اگر ہم مر گئے تو یہ کہتے ہوئے مریں گے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے مارے گئے اور اگر جیت گئے تو یہ کہتے ہوئے جیتیں گے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کر دیا۔"

(سیر روحانی صفحہ ۱۱۷)

قرآن مجید سے تعلق اور محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"ہم نے صرف قرآن کے لفظوں کو نہیں دیکھا بلکہ ہم خود اس کی محبت کی آگ میں داخل ہوئے اور وہ ہمارے وجود میں داخل ہو گئی۔ ہمارے دلوں نے اس کی گرمی کو محسوس کیا اور لذت حاصل کی۔ ہماری حالت اس شخص کی نہیں جو دیکھتا ہے کہ بادشاہ باغ کے اندر گیا ہے اور وہ باہر کھڑا اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ کب بادشاہ باہر نکلے تو میں اس کی دست بوسی کر دوں بلکہ ہم نے خود بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اس کے ساتھ باغ میں داخل

باقی صفحہ ۱۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Shahtaj Sugar

is equally Sweet to Sugarcane Growers, Workers, Consumers and Shareholders

Fruits of success taste even sweeter when shared.
Sugarcane growers of our area get the best value for their crops at Shahtaj.
Our workers are happy that their toil and sweat turn to sweet bonuses.
Our consumers relish the richness of our product.

Above all the Shahtaj sugar-pot is yielding even sweeter dividends to its shareholders.

SHAHTAJ

Shahtaj Sugar Mills Limited

Mandi Bahauddin, Distt: Gujrat Phones: 2681 - 2768.
Head Office : 19-West Wharf, Karachi Phones: 200146-50 - 202690.
Lahore Office: 39-A, Zafar Ali Road, Gulberg-V, Lahore-5, Phones: 877001-3.

adcom

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ ۹ سے آگے

ہوئے اور روش روش پھرے
اور پھول پھول کو دیکھا.....
خدا تعالےٰ نے ہمیں وہ علوم عطا فرمائے ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم نے دیکھ لیا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہے۔"

(الفضل ۴ اپریل ۲۴ء)

قرآن مجید کی عظمت و شان اور مطالب کو عام کرنے کی جو دھن آپ کو لگی ہوئی تھی وہ آپ کی زندگی کے ہر ہر لمحہ سے عیاں ہے۔ آپ کی سوانح کا ہر ورق اس پر شاہد ہے۔ آپ نے ۱۹۱۰ء میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا تھا اور سب سے زیادہ جس چیز نے لوگوں کو آپ کی طرف متوجہ کیا وہ آپ کا پُر معارف درس قرآن ہی تھا۔ آپ نے اپنی اولاد میں سے سب سے بڑے فرزند کو کسی بھی مروجہ تعلیم دلانے سے قبل قرآن مجید حفظ کروانے کا اہتمام فرمایا اور باقی ساری اولاد کو بھی عام تعلیم شروع کرنے سے قبل قرآن مجید پڑھانے کا التزام رکھا۔ جو عملی ثبوت تھا اس امر کا کہ آپ ہر علم۔ ہر شان اور ہر مقام و مرتبہ پر قرآن مجید کو ترجیح دیتے تھے۔

آپ نے جماعتوں میں درس قرآن جاری کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"قرآن شریف دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے دلوں کو کھولو اور اس کی طرف توجہ کرو۔ جب تک دل نہ کھلے گا اس وقت تک یہ نور نہیں مل سکتا۔ ساری برکتیں اسی میں ہیں۔ اس لئے اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ نوجوانوں کے لئے بھی درس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ اور دوسرے دوستوں کے لئے بھی۔ (مراکز) اور محلوں میں درس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ علیحدہ طور پر پڑھنے میں یہ نقص ہے کہ بعض لوگوں میں استقلال نہیں ہوتا اور وہ باقاعدہ نہیں پڑھ سکتے درس سے وہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں پھر ایک دوسرے کی معلومات اور اعتراضات سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے اگر اس کے اختتام پر درس دینے والا یہ کہہ دے کہ اس کے متعلق اگر کسی کو کوئی اور نکتہ سوجھا ہو تو بتا دے تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور قرآن کریم سیکھنے کا یہ بہت آسان ذریعہ ہے۔ تعجب ہے کہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی اسقدر تاکید کے باوجود ابھی تک ایک طبقہ ایسا ہے جو اس طرف متوجہ نہیں۔ حالانکہ دروازہ کھلا ہے معشوق سامنے بیٹھا ہے۔ مگر قدم اٹھا کر آگے نہیں جاتے۔"

(الفضل یکم فروری ۳۴ء)

اسی طرح آپ نے فرمایا۔

"...... بے شک آج دنیا خدا سے دور ہو رہی ہے۔ دین سے غافل ہے قسم قسم کی بدیوں میں مبتلا ہے آج کل کا تمدن اور تہذیب قرآن کے خلاف ہیں...... اس وقت لوگوں کے مشاغل اور عادات و اطوار قرآن کے خلاف ہیں۔ ان حالات میں قرآن کو مان لینا بہت مشکل ہے مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے کہ سوائے قرآن کے ان مفاسد کا علاج بھی کوئی نہیں۔"

(الفضل ۷ ستمبر ۲۸ء)

قرآن مجید کے درس اور اس کی افادیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا

"اصلاح نفس اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک قرآن کریم کا مطالعہ نہ ہو۔ قرآن جان ہے سارے تقویٰ و طہارت کی۔ قرآن کریم کی ایک ایک آیت قلب میں وہ تغیر پیدا کر دیتی ہے جو دنیا کی ہزاروں کتابیں نہیں کر سکتیں۔ قرآن کریم پڑھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ درس جاری کیا جائے۔ بہت سی ٹھوکریں لوگوں کو اسی لئے لگتی ہیں کہ وہ قرآن کریم پر تدبر نہیں کرتے پس ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کیا جائے...... تاکہ قرآن کریم کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو...... میں سمجھتا ہوں درس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت راسخ ہو جائے گی اور بہت سے فتن کا آپ ہی آپ ازالہ ہو جائیگا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ء)

حضرت فضل عمر نے جماعت کی نصف صدی سے زیادہ عرصہ قیادت فرمائی اس عرصہ میں کم و بیش ۲ ہزار خطبات جمعہ۔ جلسہ سالانہ اور عیدین کی تقاریر و خطبات کے علاوہ خدام۔ انصار۔ اطفال۔ لجنات اور مجلس تشحیذ الاذہان اسی طرح مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین۔ ہائی سکول۔ کالج۔ احمدیہ انٹیلیکچوئل کور۔ انجمن ترقی ___ انجمن اشاعت ___ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جلسوں میں آپ کی ہزاروں پر معارف تقاریر قرآن مجید کی (تشریح) پر ہی مشتمل ہیں۔ کیونکہ آپ کا یہ طریق مبارک تھا کہ آپ بالعموم قرآن مجید کے کسی مقام کی نہایت پیارے لحن و انداز میں تلاوت فرماتے اور پھر اس کی دلوں کو گرمانے والی تشریح بیان فرماتے اور بعض مواقع پر آپ کی تقریریں قرآنی تلاوت کے بغیر بھی قرآن مجید کے کسی مقام کی ایسی واضح اور دلنشیں تشریح ہوتی کہ سننے والے کا ذہن خود بخود اس مقام کی طرف جاتا اور وہ علوم و معارف کی ایک نئی دنیا سے متعارف ہو جاتا۔ ان ہزاروں تقاریر اور خطبات کے علاوہ آپ کی تمام مستقل تصانیف بھی قرآنی انوار کی ایسی بارش کی طرح ہیں جو ضرورت کے وقت نازل ہو کر ہر گوشہ زمین کو سیراب کر دیتی ہے۔

آپ کی خدمت قرآن کے دائرہ اثر و وسعت سے نہ مشرق باہر ہے اور نہ مغرب نہ شمال باہر ہے نہ جنوب۔ مصر کا دریائے نیل تو اپنی طغیانی سے مصر کی سرزمین کو سیراب کرتا ہے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے اس بابرکت وجود کے ذریعہ ساری دنیا میں کلام اللہ کا مرتبہ اس طرح ظاہر ہوا کہ اس نے ساری دنیا کو سیراب کیا اور دریائے نیل کی طغیانی تو کسی خاص موسم کی مرہون منت ہوتی ہوگی مگر یہاں جو سیرابی کا عمل شروع ہوا اس میں کبھی کمی نہیں آتی اور اس کا جاں بخشی اور روح پرور عمل کسی دریا کے کناروں تک ہی محدود نہیں بلکہ زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور قوموں نے اس سے برکت حاصل کی اور آئندہ بھی حاصل کرتی رہیں گی۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کیلئے

عبد المغنی زاہد صاحب

بیسویں صدی میں خدمتِ قرآن اور اشاعتِ قرآن کی جب بھی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں لازمی طور پر ایک عظیم خادم قرآن کا نہایت عزت و احترام کے ساتھ ذکر کیا جائے گا جس نے اپنی ساری زندگی انوارِ قرآنیہ کو پھیلانے میں صرف کر دی اور دنیا بھر کی اقوام تک ان کی اپنی زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک منظم سکیم کا آغاز کیا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے جلیل القدر باپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو) کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا"۔

نیز آپ کی پیدائش کی ایک غرض یہ بیان فرمائی کہ۔

"تا دین...... کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان اطلاعات کے بموجب آپ کی زندگی کا بہترین اور اہم ترین حصہ قرآن کریم کی خدمت میں صرف ہوا آپ کی تعلیم کی ابتداء قرآن کریم پڑھنے سے ہوئی اور جب آپ نے ناظرہ قرآن کریم اپنے استاد حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوری سے پڑھ لیا تو آپ کے والدِ محترم (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ نے اس کے اظہار کے لئے ایک تقریب منعقد کی جس میں قادیان کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی اپنے احباب کو مدعو کیا۔ گویا باقاعدہ ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک نظم بھی لکھی جو "محمود کی آمین" کے نام سے مشہور ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
ہے آج ختم قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں
تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قرباں

ناظرہ قرآن ختم کرنے کے بعد معارف قرآن سیکھنے کے لئے آپ نے ہندوستان کے نابغۂ روزگار عالم دین حضرت علامہ حکیم نورالدین صاحب (جو بعد میں جماعت کے پہلے امام بنے) کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ جنہوں نے بڑی محبت اور توجہ کے ساتھ آپ کو پڑھایا عظیم استاد کو یہ علم تھا کہ اس کا شاگرد کون ہے۔ انہیں علم تھا کہ یہ بچہ

باقی صـ ۱۸ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

RJ

الرّحیم

جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون: 629443 - 626280

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے)

خدمتِ قرآن کے دلکش پہلو

یوسف سہیل شوق

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے) قرآنِ کریم کے عاشقِ صادق تھے۔ آپ نے اپنے دورِ امامت میں قرآنِ کریم کی تعلیم عام کرنے اور قرآن کی برکات دنیا تک پہنچانے کے بارے میں نہایت اہم اقدامات فرمائے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جماعت کو قرآنی انوار کے حصول کی طرف متوجہ فرمایا۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء میں فرمایا:

"کوئی پانچ ہفتہ کی بات ہے۔ ابھی میں ربوہ سے باہر گھوڑا گلی کی طرف نہیں گیا تھا۔ ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالمِ بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی

"بُشریٰ لکُم"

یہ ایک بڑی بشارت تھی، لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوارِ قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(انوارِ قرآنی صـ۶۳)

چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ آپ پر رحم فرماتا رہے) نے جماعت میں وسیع پیمانے پر قرآنِ کریم ناظرہ باترجمہ اور تفسیر جاننے کی سکیم جاری فرمائی اس پر عمل کرنے کے لئے وقفِ عارضی کا نظام قائم فرمایا۔ اور یہ خواہش فرمائی کہ ہر سال کم از کم ۵ ہزار واقفین عارضی قرآنی تعلیم کو پھیلانے کیلئے جماعتوں میں ۲ سے ۶ ہفتہ تک وقف کر کے جائیں۔ ایسے احمدی احباب اپنے خرچ پر یہ وقت گزاریں۔ خدا کا فضل ہے کہ ۱۹۶۶ء سے اب تک ہر سال ہزاروں احمدی مرد و زن اس سکیم کے تحت دو سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ وقف کر کے مختلف جماعتوں میں جاتے ہیں اور قرآن کے انوار احبابِ جماعت میں پھیلاتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ایک نظارت یعنی نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) جاری فرمائی۔ اس کے پہلے ناظر جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم دین حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری تھے۔ اور آجکل محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ سال گذشتہ میں واقفین عارضی کی تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کر گئی تھی تعلیم القرآن کا نظام وصیت سے بھی گہرا تعلق ہے اس لئے حضرت امام جماعتِ احمدیہ (الثالث) نے موصی صاحبان پر مشتمل ایک مجلسِ موصیاں ہر جماعت میں قائم فرمائی جس کے ذمے قرآنِ کریم کی تعلیم دینا اور قرآنی انوار کو پھیلانا ہے۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ (الثالث) (اللہ آپ پر رحم فرماتا رہے) کے دور کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے دنیا بھر کے ہوٹلوں میں قرآن کریم رکھوانے کی ایک زبردست مہم جاری فرمائی۔ حضور جب ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے دورے پر تشریف لے گئے تو آپ وہاں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ ہر ہوٹل میں بائبل کے نسخے اس غرض سے مہیا کئے گئے ہیں کہ ان ہوٹلوں میں قیام کرنے والے اس سے استفادہ کر سکیں۔ یہ صورت حال آپ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی

آپ نے بلا توقف اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس چیلنج کا جواب یہ ہے کہ مغربی افریقہ کے جن ممالک کا آپ نے دورہ کیا ہے وہاں کے ہر ہوٹل اور ریسٹ ہاؤس میں قرآنِ مجید (مع انگریزی ترجمہ) کے نسخے مہیا کئے جائیں۔ تاکہ وہاں پر قیام کرنے والے ہدایت اور نور کے اس چشمہ سے سیراب ہو سکیں۔ یہ خیال اولاً تو ایک بیج کی طرح دل میں پیدا ہوا تھا لیکن اس نے بڑھتے بڑھتے جلد ہی ایک عظیم منصوبہ کی شکل اختیار کر لی۔ آپ نے سوچا کہ قرآنِ مجید کی اشاعت کو مغربی افریقہ کے ممالک تک، کیوں محدود رکھا جائے قرآنِ مجید تو تمام دنیا کے لئے اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے۔ دنیا کے ہر مرد و عورت کالے گورے کو اس کی ضرورت ہے اور ہر قوم اور نسل کے لوگوں کا یہ حق ہے کہ یہ آسمانی پیغام ان تک پہنچ جائے۔ چنانچہ یہ خیال فوراً ہی ایک عظیم منصوبہ کی شکل میں ڈھلتا چلا گیا

چنانچہ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے اس پر باضابطہ عمل شروع ہو گیا اور یورپ امریکہ ایشیا افریقہ غرضیکہ جہاں جہاں مخلصین احمدیت سے بن پڑی انہوں نے قرآن کریم کے نسخے ہوٹلوں میں رکھوانے شروع کئے چنانچہ ایک اندازے کے مطابق قرآن کریم کے ایک لاکھ نسخے دنیا بھر کے ممالک کے مختلف ہوٹلوں میں احباب جماعت نے رکھوائے۔ (قرآن عظیم دنیا کے کناروں تک شائع کردہ نصرت جہاں سکیم ۱۹۷۳ء اشاعت نمبر ۳-۷۳-۷-۵)

یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ اس سکیم کے تحت قرآن کریم دنیا کے ایسے دور دراز علاقوں میں بھی پہنچایا گیا جہاں پر آج تک قرآن کریم کا ایک بھی نسخہ نہ پہنچا تھا۔ مثال کے طور پر قطب شمالی کے برفانی علاقے میں جہاں اسکیمو آباد ہیں اور جہاں جدید تہذیب کی روشنی بہت کم پہنچی ہے اور جہاں دن کے وقت بھی سال کے کئی مہینوں میں تاریکی یا نیم تاریکی رہتی ہے ایسی آبادیوں میں بھی ایک احمدی دوست نے جو بغرض ملازمت وہاں مقیم تھے قرآن کریم کے کئی نسخے مقامی اسکیمو باشندوں تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ انہوں نے اس علاقے میں مختلف مقامات پر ۳۵ نسخے قرآنِ کریم کے پہنچائے۔

انوارِ قرآنی کا بیان

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے) زندگی بھر قرآن کریم کے انوار اپنے خطبات و تقاریر کے ذریعے بیان فرماتے رہے۔ دیگر آئمہ جماعت احمدیہ کی طرح آپ کی تمام گفتگو تقاریر اور ارشادات کا محور و منبع قرآن کریم ہی کی آیات تھیں۔

آپ نے قرآن کریم کے جن انوار کا ذکر فرمایا اس کا تفصیلی بیان تو کئی کتب کا متقاضی ہے جگہ کی مناسبت سے محض چند

باقی صـ۱۵ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

WITH COMPLIMENTS

"ہر قسم کے ڈبے ہم سے بنوائیں"

میسرز
ناصر پیکیجز

فون
۸۰۱۱۸۵
۸۰۱۵۳۲

عقب اتفاق فونڈری
کوٹ لکھپت
لاہور ۱۴

پروپرائٹرز
بشیر احمد وڑائچ
طاہر احمد

فتوحات کے آغاز کی صدی پر مبارکباد

بانی ـــ شیخ محمد بشیر
بشیر اینڈ کمپنی قائم شدہ ۱۹۵۳ء

منجانب شیخ رحمت علی
اعظم کلاتھ مارکیٹ
۵۔ خواجہ بازار سفینہ بلاک
لاہور

فون
۳۲۲۰۷۷

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ
جسے قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل نے اپنی مبارک دعاؤں سے
سنہ ۱۹۱۱ء میں جاری فرمایا

• اٹھراء • بے اولادی • نرینہ اولاد کی کمی • سوکھا • مردانہ اور زنانہ پیچیدہ امراض کے مشہور معالج
بذریعہ خط و کتابت بھی علاج ہوتا ہے

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان

مشہور دواخانہ
رجسٹرڈ گوجرانوالہ

فون
۷۴۸۴۴
۷۶۴۹۷

برانچیں
ربوہ، قلعہ کالروالہ، ملتان، محمود آباد ۳ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص ۱۳ سے آگے

چنیدہ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔
آپ نے فرمایا۔

۱ "قرآن کریم اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس میں انسان کی تمام ضروریات کا حل موجود ہے۔ علمی لحاظ سے بھی اور عمل کرکے فائدہ اٹھانے کے لحاظ سے بھی"

۲ "میں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دنیا کے چوٹی کے دانشوروں میں سے بعض کے ساتھ باتیں کی ہیں اور ہر ایک کو اس بات کا قائل کیا ہے کہ تمہارے علم کے متعلق بھی قرآن کریم ہمیں بنیادی حقیقت بتاتا ہے جیسے بعض دفعہ تم خود بھول جاتے ہو۔ مثلاً کیمسٹری (کیمیا) کا علم ہے۔ میں اس مضمون کا گریجوایٹ نہیں ہوں۔ نہ میں نے سکول میں کیمسٹری پڑھی ہے اور نہ کالج میں۔ لیکن ابھی پچھلے دنوں ایک احمدی طالب علم سے میری ملاقات ہوئی جو کیمسٹری میں پی ایچ۔ ڈی کر رہا تھا۔ اس کو میں نے کیمیا کے متعلق بتانا شروع کیا اور جب یہ کہا کہ میں نے کیمیا کے متعلق قرآن کریم سے سیکھا ہے تو وہ حیران ہو کر میرا منہ دیکھنے لگا۔ کیونکہ وہ حقیقت جو مختلف علوم کے اساتذہ کو معلوم نہیں وہ قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم بڑی عظیم کتاب ہے اور بڑی برکتوں والی کتاب ہے۔"

۳ "بعض نادان لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کی کتاب ہے۔ آج کے مسائل کو کیسے حل کرے گی۔ خود میرے سامنے ہر قسم کے لوگ بات کرتے ہیں۔۔۔ میں ایسے لوگوں سے کہا کرتا ہوں کہ چودہ سو سال پہلے جس خدا نے اس کتاب کو نازل کیا تھا وہ آج کے مسائل بھی جانتا تھا اس لئے یہ آج کے مسائل کو حل کر سکتی ہے اور کیسے حل کرے گی یہ تو ایک فلسفہ ہے۔ رہی حقیقت تو تم کوئی مسئلہ پیش کر دو میں اسے قرآن کریم سے حل کر کے بتا دیتا ہوں کیونکہ اس کے اندر علوم کے دریا بہہ رہے ہیں۔"

۴ "ہمارا ایک بڑا ذہین بچہ تھا۔ اس کو میں نے یہی مسئلہ سمجھایا اور بتایا کہ قرآن کریم کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا ہر جلوہ ایک نئی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ایٹم کے بارہ میں مزید ریسرچ کرنے کیلئے حکومت مغربی جرمنی کے وظیفے پر جرمنی گیا۔ تو وہاں اس نے اپنے پروفیسروں سے کہا کہ وہ اس موضوع پر ریسرچ کرنا چاہتا ہے کہ تابکاری کا اثر گیہوں پر اور قسم کا ہے، مکئی پر اور قسم کا ہے اور چاول پر اور قسم کا ہے۔ اس کے پروفیسر اسے کہنے لگے کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ ہمارے دماغ میں تو کبھی یہ بات نہیں آئی۔ تمہارے دماغ میں کیسے آگئی۔ اس نے بعد میں مجھے بتایا کہ آپ نے (ہر روز اللہ کی شان کا نیا جلوہ ظاہر ہوتا ہے) کے بارہ میں بتایا تھا اس کے مطابق میں نے اپنے پروفیسروں سے باتیں کیں۔ بڑی مشکل سے اس موضوع پر ریسرچ کرنے کیلئے اجازت ملی اور جب ریسرچ کی تو یہی نتیجہ نکلا کہ اٹامک انرجی کا اثر گیہوں پر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے اور مکئی پر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے اور چاول پر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی اس ریسرچ پر اس کے جرمن پروفیسر بڑے حیران ہوئے۔ یہ تو قرآن کریم کی تعلیم کی برکت تھی۔ میں تو ایک واسطہ بن گیا۔ قرآن کریم کی تعلیم سکھانے کا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔"

(اختتامی خطاب برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

منیجر الفضل

شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان: ۶۴۹
رہائش: ۸۴۱

گیس ٹربل کے لئے
ہاضموں رجسٹرڈ
جب تمام ہاضم چورن بے اثر ہو جائیں تو صرف ایک خوراک آزمائیں
نصرت دواخانہ کمیٹی مارکیٹ۔ ربوہ

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
گولبازار۔ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: ۵۵۰
گھر: ۵۴۹/۷۴۹

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
FOR GANUINE TOYOTA PARTS.

47, TIBET CENTRE, M.A. JINNAH ROAD
KARACHI. TELE: 724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

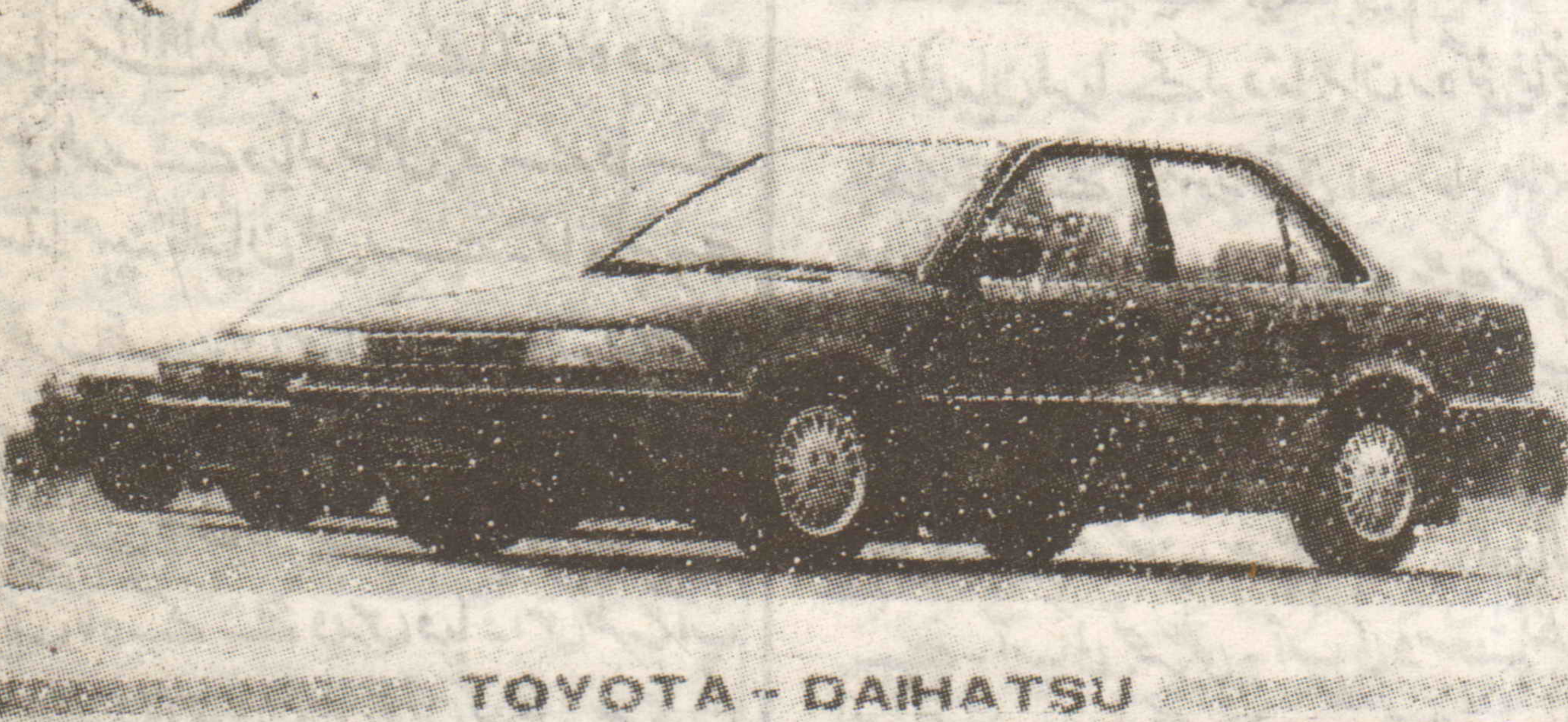

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷، تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون
۷۲۴۶۰۶
۷۲۴۶۰۷
۷۲۴۶۰۹

احمد مقبول کارپٹ
۱۲۔ ٹیگور پارک
نکلسن روڈ لاہور نمبر 6 فون نمبر 306163
محتاجِ دعا مقبول احمد خاں آف شکر گڑھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صاا سے آگے

اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کے نتیجہ میں اور اس کی رہنمائی میں قرآن کریم کا علم سیکھے گا۔ آپ نے آدھ آدھ سپارہ روز پڑھا کر دو ماہ میں سب ختم کروا دیا۔ پھر فرمایا۔

"جو علم نور دین کو آتا تھا پڑھا دیا"

حضرت فضلِ عمر اپنے اس جلیل القدر استاد کے بارے میں فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے اب مجھے بہت علم بخشا ہے . . . . لیکن اس کتاب (قرآن) کی چاٹ انہوں نے ہی لگائی اور اس کی (تشریح) کے متعلق صحیح راستہ پر ڈالا اور وہ بنیاد ڈالی جس پر عمارت تعمیر کر سکا۔ اس لئے دل ہمیشہ ان کے لئے دعا گو رہتا ہے"

(سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صا۱۱)

شروع نوجوانی سے ہی آپ نے علم قرآن کے موتی بکھیرنے شروع کر دیئے

۱۹۰۶ء میں جبکہ آپ کی عمر صرف ۱۷ سال تھی آپ نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی تفسیر پر مشتمل ایک ایسی پُر معارف تقریر فرمائی جس کی وجہ سے ہر ایک کی حیرت و استعجاب سے انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ نوجوان تو قرآنی معارف کو سمجھنے میں بڑے علماء پر بھی بازی لے گیا ہے۔ جوں جوں آپ بڑے ہوتے گئے۔ آپ کے علم قرآن میں بھی تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا گیا۔ امامتِ اولیٰ کے زمانہ میں آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعہ خدمتِ قرآن کا سلسلہ شاندار طور پر جاری رکھا

۱۹۱۰ء میں ۲۱ سال کی عمر میں باقاعدہ درس کا آغاز کیا۔ وسط ۱۹۱۳ء سے آپ نے دن میں دو مرتبہ درس دینا شروع کیا۔ اور یہ سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں ہمیشہ جاری رہا۔ ۱۹۲۲ء میں آپ نے ایک ماہ درس اس طور سے دیا کہ شامل ہونے والے سارا مہینہ قادیان میں رہے۔ نماز ظہر سے مغرب تک درس ہوتا تھا۔ درس کے اختتام پر امتحان بھی لیا گیا۔ یہ درس پہلے درس سپاروں کا تھا۔ ۱۹۲۸ء میں بھی آپ نے ایک ماہ کے لئے درس دیا۔ اس طرح آپ نے ساری جماعت میں قرآن کریم سے محبت اور اس کے علوم سے بہرہ ور ہونے کی ایک نئی لگن پیدا کر دی۔ اور جماعت کو قرآنی علوم کو سیکھنے اور پھر ان کی دنیا بھر میں اشاعت کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا۔

مخالفین قرآن کو چیلنج

دوسری طرف ادیانِ باطلہ کے ماننے والوں پر قرآن کریم کی فضیلت اور شان کے اظہار کے لئے آپ نے چیلنج کیا کہ وہ مقابل پر آئیں اور ثابت کریں کہ ان کی کتابوں میں بھی ایسی ہی خوبیاں ہیں جیسی قرآن کریم میں ہیں۔

۱۹۳۶ء میں آپ نے فرمایا "قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔ اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو اسکی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی وید کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی توریت کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی استعارہ میرے سامنے رکھ دے۔ جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں۔ پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے۔ لیکن اگر پیش کر دوں تو اسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔

(فضائل القرآن)

آپ نے فرمایا؛

"اللہ تعالیٰ نے . . . . . . مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کر دیا ہے کہ جس طرح کسی کو خزانہ کی کنجی مل جاتی ہے۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضیلت اس پر ظاہر نہ کر سکوں"

"حضرت فضل عمر نے ہزاروں صفحات پر مشتمل کتب میں قرآن کریم کی تشریحات بیان فرمائیں۔ آپ نے تمام مشکل آیات کا حل بیان کر کے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں ہوئی۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ کے خاص عطا کردہ علم سے مقطعات قرآنیہ کے ایسے عظیم الشان معانی بیان فرمائے کہ دنیا حیران رہ گئی چنانچہ ہندوستان کے مشہور محقق اور نقاد علامہ نیاز فتحپوری نے ان معارف کو پڑھ کر کہا یہ (تشریح قرآن) اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی (تشریح قرآن) ہے۔ جسمیں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی۔ آپ کی وسعتِ نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کا حسن استدلال اسکے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۸۱ء)

○

خُدا خُدا کرو ٹوٹا اندھیری شب کا فسُوں
اُٹھو کہ مَطلِع انوار بن گیا گردُوں

ہیں کس تلاش میں ماہ و نجوم سرگرداں
ہے کس خیال میں گُم وسعتِ خلا کا سکوں

گمان و وہم سے مسدود تنگنائے خرد
افق سے تا بہ افق بحرِ بیکرانِ جنوں

بہار صحنِ گلستاں میں سہمی پھرتی ہے
خزاں نہ شہرِ تمنّا پہ مار دے شبخوں

نہیں نہیں کی صَدا ہر طرف سے آتی ہے
جو تیرے چہرے کو دیکھوں تو پھر کہوں کہ میں ہوں

یہ میرے ذہن کی آسُودگی وہ دِل کی مُراد
مَیں اپنے مَن میں سماؤں کہ تیرے ساتھ چلوں

نہ کر کثافتِ کثرت کی آرزُو ہرگز
کہ ایک قطرۂ شبنم ہے پھُول کی جیحوں

سرِ نصیؔر میں معراجِ اوجِ ہفت افلاک
دلِ نصیؔر میں اندیشہ ہائے گوناگوں

نصیر احمد خان

○

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۹۰ء بروز اتوار یوم قدرت ثانیہ کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعے

دُنیا بھر میں وسیع پیمانے پر اشاعتِ قرآن

عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید ذرائع کا بھرپور استعمال

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند امامت پر متمکن ہونے کے بعد مختلف خطبات اور مجالس میں قرآن کریم کی مختلف آیات پر گاہے بگاہے جو روشنی ڈالی ہے۔ اس سے خدمت قرآن کے سلسلے میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ آپ کو امام جماعت بننے سے قبل بھی بکثرت سوال وجواب کی مجالس کے انعقاد کا موقعہ ملا۔ جس میں قرآن کریم کے مختلف مضامین کو کھول کر بیان کیا گیا۔ امام جماعت منتخب ہونے کے بعد تو معارف قرآنی بیان کرنے میں ایسی وسعت آتی چلی گئی کہ مطالب ومعانی کا ایک بحرِ ذخار ہمارے سامنے لاکر رکھ دیا ہے۔ خدا کے فضل سے حضور کے بیان فرمودہ خطبات و دروس کا سارا ریکارڈ رکھنے کی توفیق جماعت کو مل رہی ہے چنانچہ یہ ریکارڈ جہاں قراطیس میں محفوظ کیا گیا ہے وہاں اس کو آڈیو و ویڈیو کیسٹوں پر بھی نہ صرف محفوظ کیا گیا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے احسان اور اس کی تائید سے حسب ضرورت و توفیق ساری دنیا میں ماسٹر کاپیز کی ترسیل دیگر جماعتوں کو کی جاتی ہے۔ جہاں سے مقامی جماعتیں اپنی ضرورت کے مطابق اس کی مزید کاپیاں تیار کرکے انفرادی طور پر استفادہ کرنے والوں کو مہیا کرتی ہیں۔ خدمتِ قرآن کا یہ نیا انداز بہت وسعت کے ساتھ حضور کے دَور میں سامنے آیا ہے جس پر بھرپور انداز میں محنت کی جارہی ہے اور حضور ذاتی دلچسپی سے اس کی نگرانی فرماتے ہیں۔ اس طرح امام جماعت کے روح پرور خطبات نہ صرف ساری دنیا میں باقاعدہ پہنچ رہے ہیں بلکہ جگہ جگہ حسب ضرورت ان خزائن کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرکے اس کو ترویج دینے کا کام بھی جاری ہے۔ گویا یہ سارا سلسلہ نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ معارف قرآنی کو بیان کرنے کی خاطر سارا سال مختلف دروس اور خطبات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن رمضان میں حضور اس مقصد کیلئے ایک خاص حصہ وقت وقف کرکے بزبانِ انگریزی درس قرآن دیتے ہیں۔ مجالس سوال وجواب جس کا سلسلہ انگریزی اور اردو ہر دو زبانوں میں لمبے عرصے سے جاری ہے جس کی ریکارڈنگ دیگر احباب کے لئے جو حضور کی مجلس میں شریک نہ ہوسکیں تیار کی جاتی ہے۔ حضور نے اس سلسلہ کو ممتد فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دیگر علاقوں اور ممالک سے جو دوست اس مجلس میں حاضر نہ ہوسکیں۔ ان کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ وہاں سے سوال تحریری طور پر بھجوا دیا جائے جسے اس مجلس میں دریافت کیا جائے جس کا جواب حضور مرحمت فرمائیں گے جو نہ صرف سائل تک بلکہ دیگر احباب تک بھی پہنچ جائے گا۔ الغرض اس جدید دَور میں خدمتِ قرآن کی جتنی بھی جدید صورتیں ممکن ہیں۔ انہیں اختیار کرکے مخلوقِ خدا کو روحانی نہر سے سیراب کیا جارہا ہے۔

رقیم پریس

خدمتِ قرآن کے سلسلے میں اشاعتِ قرآن کریم تراجم قرآن کریم اور اس سے متعلق مضامین پر مشتمل کتب کی اشاعت کا کام سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دورِ ابتلاء میں اخبارات وجرائد و کتب کے ذریعہ خیالات پر پابندی کا دَور بہت سخت دَور ہے۔ اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع کو برطانیہ میں الرقیم پریس کے قیام کی توفیق عطا فرمائی جو کارکردگی میں نہایت عمدہ اور تیز رفتار ہے جس کی مدد سے قرآنِ کریم اور اس سے متعلق مضامین کی بہتر طور پر اشاعت کا کام خدا کے فضل سے مسلسل جاری ہے۔ یہ پریس ۱۹۸۶ء کے وسط میں قائم ہوا۔ جس کے کامیاب تجربے کے بعد حضور نے ۸۸ء میں خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہم دیگر ممالک میں بھی اسی قسم کے پریس لگا کر قرآن کریم کی مزید خدمت کی توفیق حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ مزید منصوبوں پر عمل جاری ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور تمام ائمہ جماعت اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی خادم جماعت ہے اور قرآن کریم کی ترویج کیلئے ہم اپنی ساری کوشش بروئے کار لائیں گے۔ چنانچہ گذشتہ ایک سو سال میں اس خدمت کیلئے جتنی کوشش ہوئی اس میں امامت رابعہ کے دَور میں مزید کئی گنا تیزی آگئی۔

محض قرآن کریم کے تراجم شائع کر دینا اصل کام نہیں ہے بلکہ اس سے بھی اہم کام قرآنِ کریم کی ایسے لوگوں میں تقسیم ہے جو اسے پڑھنے میں دلچسپی لیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس غرض سے لوگوں میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس کے لئے جماعت کی ساری طاقت اس میدان میں صرف کرنا پڑے گی۔ چنانچہ اس غرض سے حضور نے فعال سیکرٹری اشاعت کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے جماعتوں کو مختلف اوقات میں ہدایات دیں۔ مرکزی طور پر نائب وکیل التبشیر (تصنیف) کا ایک الگ شعبہ لندن میں قائم کیا گیا۔ جس کا کام یہ بھی ہے کہ ساری دنیا میں جماعتوں سے رابطہ کرکے قرآن کریم کی مطلوبہ کاپیوں کی ڈیمانڈ کا ریکارڈ رکھے اور عند الطلب انہیں وہ مہیا کرے اور سیکرٹری اشاعت کا فرض ہو کہ وہ اشاعتِ قرآن کریم کے سلسلے میں اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر یہ ڈیمانڈ حاصل کرے اور قرآن کریم پہنچانے کا انتظام کرے۔

حضور نے احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کے تعاون کے طور پر ایک مربوط پروگرام جماعت کو دیا۔ جس کے مطابق ساری دنیا کے مشنوں کو ہدایت فرمائی کہ

EXHIBITION LIBRARIES

کا انتظام کیا جائے جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآنِ کریم و تراجم قرآن کریم و دیگر لٹریچر کی نمائش کا انتظام کیا جائے تاکہ زائرین کو جب علم ہوگا کہ قرآنِ کریم کا ترجمہ ان کی اپنی زبان میں موجود ہے تو انہیں مزید دلچسپی پیدا ہوگی اور وہ اسے حاصل کرکے اسکا مطالعہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ یوں ہمارا مقصد بھی پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اس پروگرام کے سلسلے میں ساری دنیا میں احمدیہ مشنوں نے حسب توفیق ایسی لائبریریوں کا قیام کیا جس کے لئے تمام مشنوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنا لٹریچر ساری دنیا کے دیگر مشنوں کو مہیا کریں۔ علاوہ ازیں ملکی سطح پر کتب کی جو نمائشیں منعقد ہوتی ہیں۔ ان میں حصہ لینے کی اس لائبریری کے نمونہ پر لٹریچر رکھا جاتا ہے جس میں نمایاں طور پر قرآن کریم کے تراجم اور منتخب آیاتِ قرآن کریم کے تراجم کی نمائش شامل ہوتی ہے جو جماعتِ احمدیہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

مختلف زبانیں سیکھنے کی تحریک

خدمتِ قرآن کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت کے سامنے ایک نہایت مربوط پروگرام رکھا اور کئی مرتبہ مختلف مواقع پر اس سلسلے میں قیمتی ہدایات سے نوازا اور اس کی عملی نگرانی بھی فرمائی چنانچہ اس کے شیریں اثمار جماعت کو حاصل ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ پروگرام دنیا کی مختلف زبانیں سیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے مختلف خطبات میں نہ صرف اس کے لئے تحریک فرمائی بلکہ اس کی تفاصیل اور اس کے دُور رس فوائد بھی جماعت کو سمجھائے۔ اصل میں تو اس پروگرام کی بنیادیں گذشتہ آئمہ جماعت کے پروگراموں میں رکھ دی گئی ہیں۔ تاہم موجودہ دور میں اس کو مزید جلا نصیب ہوئی اور اس کی ضرورت اور اس کے فوائد مزید ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ حضور نے نہ صرف مربیان اور واقفین زندگی بلکہ تمام افراد جماعت کو یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت فرمائی تھی کہ مختلف زبانیں سیکھیں۔ پھر ساری دنیا کی دینی و روحانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دنیا کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ترجیحی بنیادوں پر زبان سیکھنے کے پروگرام کا اعلان کیا جو حضور کی روحانی بصیرت اور قرآن سے محبت کا اندازہ کرنے کے لئے ایک عمدہ مثال ہے۔ چنانچہ نہ صرف مربیان کو اس سلسلہ میں تربیت دی جا رہی ہے بلکہ جن احباب جماعت کو مختلف علاقوں میں جا کر وہاں کی مقامی زبانیں سیکھنے کی توفیق مل رہی ہے وہ بڑی عمدگی سے جماعت کی خدمت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حضور نے اس پروگرام میں اسقدر دلچسپی لی کہ ساری دنیا سے معلومات جمع کیں کہ زبان سیکھنے کے کون کون سے جدید طریق دنیا میں رائج ہیں اور کس کس طریق سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ زبان سیکھنے کے بعض رائج طریقوں کے علاوہ زیر تجربہ طریق بھی حضور نے اپنے خطبات اور مجالس میں بیان فرمائے تاکہ احباب جماعت سے کوئی پہلو پوشیدہ نہ رہ جائے اور تربیت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اس کا سارا مقصد محض یہی بیان فرمایا کہ قرآنی اخلاق کو دنیا میں رائج کرنے کیلئے زبان کو بطور آلہ استعمال کیا جائے جس میں ہر احمدی تاک ہو جائے

ذاتی عمدہ تربیت کی ضرورت

حضور نے بارہا جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے اور ہمیں یہ فرض سونپا ہے کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے جس کے لئے ہماری اپنی عمدہ تربیت ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے دور امامت میں مختلف وقتوں میں تربیتی خطبات کا سلسلہ شروع کیا جس میں معاشرہ سے دکھ کو ختم کرنے کیلئے ایک جہاد شروع کرنے کا پروگرام عطا فرمایا اور اس کی تفاصیل بیان فرمائیں اور اعلیٰ اخلاق پر گامزن ہونے کیلئے قرآنی تعلیم سے مضامین اخذ کر کے بالتفصیل متعدد خطبات دیئے اور یہ طریق رکھا کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد احباب جماعت کیلئے ان خطبات کا سلسلہ یہ فرماتے ہوئے دوبارہ جاری فرمایا کہ نصیحت کرتے رہنا فائدہ مند ہے۔ اس لئے میں ان تربیتی خطبات کا سلسلہ دوبارہ شروع کر رہا ہوں کیونکہ جماعت احمدیہ کے قیام کا اصل مقصد قرآن کریم کے بتائے ہوئے اخلاق کو اختیار کرنا اور دنیا میں جاری کرنا ہے جن کے لئے قرآن کریم نازل کیا گیا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری عمر عمل کر کے دکھایا۔ کسی شخص کی قرآن کریم سے محبت کی یہ سب سے بڑی منہ بولتی دلیل یہی ہے کہ وہ نہ صرف قرآن کریم کی باریک سے باریک تعلیم کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہو، اس پر عمل کرتا ہو اور مخلوق خدا کے لئے اس کو یہ تڑپ لگی ہوئی ہو کہ وہ قرآن پاک کی تعلیم کا کامل نمونہ بن جائیں۔ چنانچہ حضور نے اپنے آٹھ سالہ دور امامت میں محض تربیت اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں جس قدر خطبات اور ارشادات فرمائے ہیں وہ جماعت کا نہایت قیمتی اثاثہ ہیں

مشرقی یورپ میں انقلاب

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدمت قرآن کے سلسلے میں جو عملی اقدامات فرمائے ہیں انکی لمبی تفصیل ہے۔ تاہم بہت سے ایسے منصوبے حضور کو شروع کرنے کی توفیق ملی جن کی وجہ سے مستقبل قریب میں جماعت کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے ان میں سے ایک مثال مشرقی یورپی زبانوں میں لٹریچر کی تیاری ہے۔ خاص طور پر روسی زبان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن کریم ایک بہت عظیم کام ہے حضور کی ذاتی نگرانی میں روزنامہ کی پراگریس رپورٹ کی مدد سے یہ منصوبہ ۱۹۸۷ء میں پایۂ تکمیل کو اپنے وقت میں پہنچا جب کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ روس کے دروازے غیر دنیا کے لئے کھلیں گے مگر امام جماعت کی روحانی دوربین نگاہ اور قرآن کریم سے محبت کی لگن اور اس کی ترویج کی خاطر بے پناہ شوق نے مزید التواء مناسب نہ سمجھا اور قرآن کریم کا روسی ترجمہ شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اس طرح قرآن کریم کے مختلف مضامین سے متعلق حسب توفیق مختلف مشرقی یورپین زبانوں میں لٹریچر بھی شائع کیا گیا۔ اس کوشش میں ایسی برکت رکھ دی گئی اور اس کو اتنی جلدی پھل لگا کہ اس کے دو ہی سال بعد ۱۹۸۸ء کے آخر میں مشرقی یورپ میں ایسی تبدیلی آئی ہے کہ گویا اس کے دروازے ساری دنیا کیلئے کھل رہے ہیں اور وہاں کے لوگ باہر کی دنیا میں نکل رہے ہیں گویا ایک محیر العقول واقعہ رونما ہوا ہے۔ جتنی توجہ مشرقی یورپ کو حضور کے دور امامت میں نصیب ہوئی ہے پہلے کبھی میسر نہ آئی تھی۔ یہی حال دیگر زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت کا ہے جس کے لئے حضور مسلسل اس کی تیاری اور اشاعت کے سلسلے میں ذاتی نگرانی فرما رہے ہیں۔

افریقہ کی خدمت

خدمت قرآن کے مضمون کو اگر مزید وسیع نظر سے دیکھا جائے تو چونکہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مضمون قرآن کریم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا جتنے شعبوں میں جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے وہ اس کی عملی تصویر ہیں۔ افریقہ ایک ایسا خطۂ ارض ہے جس کی روحانی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ ان کی مادی نصرت کی بھی ضرورت مسلمہ امر ہے۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورۂ افریقہ کے دوران اس کا مزید وسیع نظر سے مطالعہ کیا اور بعض نتائج اخذ فرماتے ہوئے پہلے سے جاری امدادی پروگراموں کے علاوہ افریقہ کی مزید ٹھوس امداد کا پروگرام جماعت کے سامنے پیش کیا جو قرآنی تعلیم کے کئی پہلوؤں پر عمل کرنے کی عملی تصویر کے طور پر ہے کہ مظلوم کی داد رسی کی جائے اس کو اس کا حق دلایا جائے اور دنیا سے بھوک اور افلاس کو مٹانے کی خاطر کوشش کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ مظلوم ہے یہاں دیگر غیر اقوام افریقہ کی مدد کے بہانے داخل ہو کر اس کی دولت سمیٹتی رہی ہیں اور اس کو کنگال کر کے واپس چلی گئی ہیں۔ جماعت احمدیہ یہاں اس جذبے سے داخل ہوگی کہ افریقہ کے مظلوم عوام کی ایسے طریق پر مدد کی جائے کہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ ان کو ہنر اور پیشے سکھائے جائیں گے اور افریقہ کی دولت افریقہ میں ہی استعمال ہو گی۔ یہ ایک ایسی بڑی سوچ اور کارنامہ ہے اور جان جوکھوں میں ڈالنے والا منصوبہ ہے کہ سوائے کسی سچے عاشق قرآن کے کسی دوسرے کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ بعض منصوبوں پر جماعت نے ابتدائی طور پر عمل شروع کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ مزید سے مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے لئے حضور نے تمام دنیا کے احمدی تاجروں صناعوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے دوستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آگے آئیں اور اس جذبہ سے افریقہ میں کام کریں کہ ہم نے وہاں سے لینا کچھ نہیں بلکہ ان پر خرچ کرنا ہے۔ انہیں ان کے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے۔ چنانچہ دوستوں کو اس تحریر کے ذریعے مکرر یاد دلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

تراجم قرآن کریم

زبان	ملک
انگریزی	برطانیہ۔ امریکہ
فرانسیسی	فرانس
جرمن	جرمنی
لوگنڈا	یوگنڈا
ڈچ	ہالینڈ
گورمکھی	بھارت
ہندی	"
اوریا	"
آسامی	"
گجراتی	"
ملایلم	"
تامل	"
تلگو	"
مرہٹی	"
برمیز	"
اردو	پاکستان
سرائیکی	"
پشتو	"
پنجابی	"
سندھی	"
ڈینش	ڈنمارک
انڈونیشین	انڈونیشیا
سواحیلی	کینیا
اسپرانٹو	بین المملکتی
اٹالین	اٹلی
فجین	فجی
رشین	روس
سپینش	سپین، ارجنٹائن، میکسیکو
سویڈش	سویڈن
کورین	کوریا
کیکویو	کینیا
جاپانی	جاپان
پرتگیزی	برازیل، پرتگال
فانٹی	غانا
طوالو	طوالو
پولش	پولینڈ
بلگیرین	بلغاریہ
ویتنامیز	ویتنام
چیک	چیکوسلواکیہ
چینی	چین
مالی	ملائشیا
فارسی	ایران
یوروبا	نائیجیریا
ہوسا	"
بنگالی	بنگلہ دیش
البانین	البانیہ
مینڈے	سیرالیون
یونانی	یونان
نارویجن	ناروے
کردش	ایران، ترکی، عراق
ترکی	ترکی

روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالیں

(ارشاد حضرت امام جماعت الرابع خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرجانی ٹاؤن

میں

ایک منفرد ٹاؤن شپ

دولت نگر

کے ڈی اے اسکیم نمبر ۴۱۔ سرجانی ٹاؤن کراچی

۱۲۰ مربع گز کے رہائشی پلاٹ آسان اقساط پر

ماہانہ قسط 425 روپے

abl

الائیڈ بلڈرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ایس۔بی ۶، بلاک ۲۔ گلشن اقبال کراچی فون ۴۶۱۲۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی احباب جماعت کو

مبارک ہو

صد شکر ہے خدایا، صد شکر ہے خدایا، تُو نے یہ دن دکھایا

ثمر سے لذت
ثمر سے فرحت
ثمر سے شربت ثمرقند

اعلیٰ ثمر، اعلیٰ اثر

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ

بند روڈ...... لاہور